رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں ابھی اک نورانی چہرہ کے پرستار ہیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداران ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقة الوحی)

جلد ۳ | ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء | چہار شنبہ | مطابق ۳۰ محرم سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶۸

مدینة المسیح علیہ السلام

الحمد للہ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی صحت اچھی ہے اور بدستور مستعدی سے مہمات دین میں مصروف رہتے ہیں۔ خاندان نبوت میں بھی خیریت ہے۔ فالحمد للہ۔

ترجمة القرآن انگریزی کا پارہ اول خدا کے فضل سے ختم ہو گیا۔ حضرت مولینا مولوی شیر علی صاحب پروف وغیرہ دیکھنے کی غرض سے مدراس تشریف لیگئے ہیں تاکہ بذریعہ ڈاک آنے جانے میں زیادہ دیر نہ لگے اور جلسہ سے پہلے پہلے سیپارہ تیار ہو کر آجائے۔

درس قرآن کریم مسجد اقصے میں اب حضرت صاحب خود

خرید سامان جلسہ کے لئے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب چار پانچ روز سے لاہور تشریف لیگئے تھے۔ ۷ دسمبر کو مع الخیر واپس آگئے۔

اردو ترجمہ قرآن مجید کا کام پھر سرگرمی جاری ہو گیا ہے۔ خدا کرے جلسہ تک پارہ اول تیار ہو سکے۔

رسالہ زکوة۔ علماء کرام کی ایک کمیٹی حضرت اقدس کے زیر نگرانی مسائل زکوة کی ترتیب و تدوین میں مصروف ہے۔ خدا تعالی اس اہم خدمت اسلام میں برکت دے۔ آمین

منارة المسیح کی تعمیر خاص سرگرمی سے ہو رہی ہے مستری منزل الدین چاہے جلدی ہی ختم ہو جائیگی پھر برجی بننے۔ جنگلے لگنے اور پلاستر سفیدی وغیرہ کا کام باقی رہجائیگا۔ اس منارہ بلند تر کی کل بلندی سو فٹ ہوگی۔

الفضل کو فی الحال جلسہ تک ہر ہفتہ میں تین بار کر دینگا۔

اخبار احمدیہ

بڑودہ سے برادر مکرم سردار خان صاحب لکھتے ہیں کہ بھائی محمد یوسف خانصاحب اپنی مراد حاصل ہونے پر عیسیٰ کار خیر میں دینگے۔ احباب دعا فرمائیں۔ آپ پندرہ سیپارے بھی فروخت کرانے کا وعدہ فرماتے ہیں جزاہ اللہ

راولپنڈی میں اخویم مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا حکیم شاہنواز سپاہی سے تحریری مباحثہ ہو رہا ہے۔ چار چار پرچے طرفین سے ہو چکے ہیں ملتانی حکیم جی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے نبی اللہ ہونے میں الجھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اس الجھن سے سب دوستوں کو نکالے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان شائع ہوا)

فیروزپور شہر میں اصغر علیخان و جعفر علیخان صاحبان دونو احمدی بھائیوں نے کارخانہ روشنائی اکبری جاری کیا ہے۔ خدا تعالیٰ برکت دے۔ احباب دعا کریں

نوشہرہ میں برادر فضل الرحمن صاحب علیل ہیں اللہ تعالیٰ صحت بخشے دیگر احمدی برادران بھی دعا میں شامل ہوں۔ برادر موصوف لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی دعا سے آجکل کاروبار اچھا چل رہا ہے۔ فالحمدللہ خدا زیادہ کرے ؛

شملہ پر برادر مرزا احمد افضل صاحب بعض پیش آمدہ مشکلات میں دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالےٰ آسان کرے

استفسار منشی غلام نبی صاحب مدرس رامپور (ہوشیارپور) سوالات ذیل کا مفصل جواب چاہتے ہیں۔ علم دوست احباب و بزرگان توجہ فرمائیں۔ (۱) خواب کیا چیز ہے؟ (۲) اخلاط کے عدم اعتدال کا اس پر کیا کچھ اثر ہوتا ہے؟ (۳) کیا غذا کی کمی بیشی کا بھی اس سے کچھ تعلق ہے (۴) کن لوگوں کو خواب کم آتے ہیں کن کو زیادہ۔ کیا ایسے آدمی بھی ہوتے ہیں جنہیں خواب بالکل نہ آتے ہوں۔ (۵) مشاغل اور حالات و خیالات کا خواب پر کوئی اثر ہوتا ہے؟

علیوال سے برادر مہرالدین صاحب لکھتے ہیں کہ میں گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ ایک بھائی پہلے سخت مخالف تھا مگر الحمدللہ کہ اب تبلیغ کے اثر سے کچھ قریب آگیا ہے۔ خدا تعالیٰ قبول حق کی توفیق بخشے ؛

رویا رام نگر سے برادر منشی اللہ دتا صاحب سکنڈ ماسٹر مڈل سکول نے بوقت تہجد خواب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درخت سے پھول چن رہے ہیں۔ میں نے بھی حضور کو چن کر دیئے۔ پھول سفید اور بڑے بڑے تھے جیسے گلاب۔ حضرت نے ایک مٹھی پودینہ دیکر فرمایا کہ اسے زمین میں بو دو۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا بہت مبارک خواب ہے۔

گجرات کے علاقہ سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ایک شخص دل سے احمدی ہو چکا ہے۔ نماز ہمارے پیچھے پڑھ لیتا ہے۔ دوسروں کے سامنے سلسلہ حقہ کا مداح بھی رہتا ہے مگر علانیہ اظہار احمدیت سے جھجکتا ہے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایمانی جرأت عطا فرمائے۔

کاٹھگڑھ (ہوشیارپور) میں برادر عبدالمنان صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں دعا کے لئے ملتجی ہیں۔ خدا تعالیٰ شفا بخشے ؛

ہیلاں (گجرات) میں حکیم علی احمد صاحب امراض ذات الجنب۔ تپ اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی شدید حاجت ہے ؛

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ پوسٹ مرتضےٰ سے برادر مولاداد صاحب ڈپٹری اسسٹنٹ خبر دیتے ہیں کہ ایک شخص سے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں گفتگو ہوا کرتی تھی۔ میں نے اسے یہ صلاح دی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور تڑپ کے ساتھ دعائیں کرو خدا خود تم پر حق کھولدیگا۔ اس نے تین چار روز دعا کی آخر ایک رات خواب میں کسی بزرگ نے اسے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ واقعی پیغمبر ہیں۔ فالحمدللہ ؛

حضرت خلیفہ اولؓ کی بڑی صاحبزادی جو اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا کی ضرورت ہے ؛

لدھیانوی بھائی محمد سردار خان صاحب ڈپٹری ڈاکٹر کو اب صرف کھانسی باقی ہے احباب دعا کریں ؛

الحمدللہ کہ خاکسار احمد حسین فرید آبادی خادم الفضل کے ہاں ۴ر دسمبر کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا۔ شادی کو بارہ برس گزر گئے یہ پہلا بچہ ہے جو وطن میں بتاریخ مذکور دن کے دس بجے پیدا ہوا مگر یہاں (قادیان میں) اسی روز پیدائش سے قریباً ۵ گھنٹے پہلے نماز فجر کے لئے بیدار ہوتے وقت بتلایا گیا "میں بندہ خدا کا عطائے کریم" حضرت اقدس نے اس کا نام محمد احمد تجویز فرمایا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس عطا کو بابرکت کرے عمر و توفیق نیک بخشے اور خادم دین بنائے آمین۔

قیمت الفضل میں رعایت۔ دس خریداروں کو الفضل ایک سال تک بجائے چھ روپے کے پانچ روپے میں دیا جائے گا۔ ایک ایک روپیہ فی خریدار خاکسار احمد حسین فرید آبادی بطور شکرانہ تولید فرزند خود داخل کریگا۔ انشاء اللہ۔ صرف مستحق درخواستیں بھیجیں۔ دیگر احباب بھی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنی خوشی کی تقریبات پر خدام سلسلہ کی ہمت افزائی کا خیال رکھا کریں۔ (ایڈیٹر)

تصحیح۔ "خادم دین" نمبر تین مندرجہ یکم دسمبر ۱۵ء میں پچاس کاپی کی خریداری جو برادرم سردار احمد صاحب کی طرف سے دکھلائی گئی ہے وہ دراصل تمام جماعت لائلپور کی جانب سے ہے۔ مقامی احباب اس کی تصحیح چاہتے ہیں۔ (ہمنے لیڈر میں خود بھی لکھدیا تھا کہ بعض دوست ایسے ہونگے جنکی موجودہ تعداد خریداری میں دیگر مقامی دوستوں کی سعی و اعانت بھی شکمی طور پر شامل ہو۔ ایڈیٹر)

درخواست دعا۔ احباب ذیل کے حق میں:-

(۱) مولوی ابوالحمید صاحب احمدی ناظم عدالت دیوانی اورنگ آباد برائے فلاح دارین ؛

(۲) خلیفہ نتھو صاحب احمدی بنوڑ (پٹیالہ) برائے شفایابی زوجہ خود جو آجکل سخت بیمار ہے ؛

(۳) برادر مکرم منشی سراج الدین صاحب مقیم سرسا ضلع الہ آباد اپنے بعض دفع مشکلات کے لئے ؛

(۴) اخویم مکرم عبدالغنی شاہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر قادیان کا منجھلا بچہ بہت دنوں سے بیمار ہے ؛

(۵) اخویم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کی اہلیہ مدت سے بیمار ہیں۔ نیز جماعت کے تمام بیماروں اور بے روزگاروں کے لئے خاص درد دل سے دعا کی جائے ؛

ارائین احمدی برادران ساکن اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور لدھیانہ۔ انبالہ۔ گورداسپور۔ امرتسر۔ لاہور۔ اپنے اپنے بال بچوں کی فہرست بہ تفصیل عمر و تعلیم و پیشہ و حیثیت و دیگر حالات ضروری اس پتہ پر رجسٹر کرا دیں تاکہ رشتہ ناطے کے معاملات میں سہولیت ہو۔ رحمت اللہ احمدی باغانوالہ سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر ؛

ایران سے ہمارے ایک احمدی بھائی لکھتے ہیں کہ میں ہر طرح آرام و خیریت سے ہوں مگر کوئی اور احمدی بھائی ساتھ نہیں اللہ تعالیٰ وہاں ایک جماعت پیدا کر دے تو نماز جمعہ کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۸ - دسمبر ۱۹۱۵ء

دشمن بہ لباسِ دوستی

عقلاء نے تین قسمین دوست کی قرار دی ہیں۔ ایک اپنا دوست دوسرے دوست کا دوست تیسرے دشمن کا دشمن۔ اسی طرح تین ہی قسمین دشمن کی ہیں۔ اول اپنا دشمن۔ دوم دوست کا دشمن سوم دشمن کا دوست لیکن پھر بہ لحاظ اختلافِ حالات عداوت کی بھی تین صورتیں ہو سکتی ہیں پہلی یہ کہ کھلم کھلا دشمن ہو۔ اور ساتھ ہی دل میں بھی۔ دوسری یہ کہ بظاہر کسی حد تک معاندانہ رویہ ہو لیکن بہ باطن چنداں گہری مخاصمت نہو۔ تیسری صورت دشمنی بہ لباسِ دوستی کی ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو یہی قسم عداوت سب سے زیادہ خطرناک و ضرر رسان ہوتی ہے۔ کیونکہ ظاہرا ظہور عداوت کے نتائج بد اور اس کی مضرت سے تو انسان اپنے بچاؤ کی سو تدبیرین اور احتیاطین عمل میں لا سکتا ہے اور قسم دوم انجام کار ایسی زیادہ نقصان دہ نہیں ثابت ہوتی اس لئے کہ جب ظاہری و عارضی وجوہِ عناد کسی طرح دور ہو جائیں تو پھر کوئی عمیق اور پائیدار مخالفت تو ہوتی نہیں جس کے اندیشناک اثرات دور تک پہنچ سکیں۔ لیکن دشمن بہ لباسِ دوست ایسی باریک راہوں سے اپنا کام کرتا ہے کہ انسان اس کے حملوں کی مدافعت تو کیا کریگا سرے سے اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کوئی میری تخریب کے درپے بھی ہے۔ اسی لئے اس دشمن دوست نما کا گزند سب سے زیادہ خطرناک اور واجب الحذر سمجھا گیا ہے۔

قرآن کریم میں تلبیس ابلیس کا واقعہ صراحتہً مذکور ہے اور مذہبی دنیا میں عام طور پر مشہور کہ اس نے آدم علیہ السلام کو بہشت سے نکلوانے کی یہ گہری چال چلی کہ دیکھو میں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں۔ تم میرا کہنا مان لو اور اس شجر کا مزہ چکھ ہی لو۔ تمکو اس سے روکا گیا ہے کہ اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا تو اس کی غرض یہ ہے کہ کہیں تم اس کی تاثیر سے فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی نہ پالو (الاعراف ع ۲) آخر وہ بھولی بھالی مخلوق اس مار آستین کے دام تزویر میں پھنس گئی اور نہ سمجھی کہ یہ اصل میں ہمارا دشمن ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ آدم و حوا دونو کو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ عدو مبین کے بہکائے میں آکر بہشت سے نکالے گئے۔

الغرض عداوت کی یہ تیسری قسم بہت ہی پرخطر ہے۔ اس لئے ایک ہوشمند اور مآل اندیش انسان کا کام یہ ہے کہ ایسے اعدائے دوست نما کے سایہ سے بھی دور ہی رہے۔ ان کی سحر کار لفاظیوں اور فسون سازیوں سے ہرگز متاثر نہو۔ کیونکہ گو ان کا ظاہر تریاق ہو لیکن باطن لاریب زہر ہلاہل۔ دنیا میں شیطان جو ایک وسیع پیمانہ پر حکومت کر رہا ہے تو آخر اس کے امن بے ہوئے اقتدار کا راز کیا ہے؟ یہی کہ وہ تباہ کن برائیوں کو ایسے خوبصورت لباس میں انسان کے سامنے پیش کرتا ہے کہ سادہ لوح و کوتہ اندیش آدمی انہیں اپنے حق میں اچھا سمجھ کے اختیار کر لیتے ہیں اور شدہ شدہ ہلاکت کے گڑھے میں جا پڑتے ہیں اور یہی اس دشمن ایمان کا مقصود و مدعا ہوتا ہے کیونکہ وہ عہد کر چکا ہے کہ اس آدم کی خاطر مجھ پر تو لعنت پھٹکار پڑی ہی ہے مگر اب میں بھی جہانتک بس چلیگا اس کی نسل کو گمراہ و تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑونگا۔

بعض خاصکر امور دین میں تو اس ظالم کے داؤ ایسے ابلہ فریب اور خوشنما ہوتے ہیں کہ ان سے بچنا بہت ہی دشوار ہے۔ جو لوگ جامۂ دینداری زیب بدن کئے ہوئے ہوں اور خطا و ثواب کی صاف و صریح حدود سے ایسے باخبر کہ مشہور معاصی کا ارتکاب ان کے نزدیک بالیقین موجب نقصان دین ہو۔ ان سے جب شیطان اپنا کینۂ دیرینہ نکالنا چاہے تو انہیں کبھی اس کی تھوڑا ہی ترغیب دیگا کہ تم کلال خانہ میں جا کر شراب پیو یا کھلی کھلی بدکاریاں کرو۔ یا نقب زنی خونِ ناحق اور بد دیانتی و قمار بازی وغیرہ سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرو۔ نہیں بلکہ وہ تو ایسے ایسے پیرایوں میں حملہ آور ہوگا کہ وہ اس کی ترغیبات کو عین دین سمجھکر اس کا شکار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک کے آخر میں شر وسواس الخناس سے پناہ مانگنے کی کیوں تعلیم دی ہے محض اسی واسطے کہ اس کی ریشہ دوانیاں اندر ہی اندر بیخ دین و ایمان کو کھود کر اس کا قلع و قمع کر دیتی ہیں مثلاً ایک شخص کو اغوائے شیطان سے کسی گناہ کی خواہش پیدا ہو تو اگرچہ وہ گناہ بھی اپنی جگہ پر زہر قاتل ہو لیکن ممکن ہے کہ اس کے ارتکاب میں بعد ازاں کچھ موانع پیش آجائیں اور وہ کرنے نہ پائے یا بعض اسباب پیدا ہو کر اس کو فعل مذکور سے از خود نفرت ہو جائے اور وہ باز رہے لیکن اگر کسی کے دل میں یہ بات جم جائے کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے (معاذ اللہ) جس کا خوف دلا کر بانیانِ مذاہب نے کچھ قاعدے باندھ دیئے ہیں اور انہیں نیکی بدی کے اوامر و نواہی قرار دیدیا ہے بحالیکہ انہیں نظر انداز کر کے مقتضائے انسانیت اور اخلاقی فرض بھی یہی ہو سکتا ہے کہ آدمی بدیوں سے بچے اور نیکیوں میں کوشاں ہو۔ یا اگر کسی حرمان نصیب کو انبیاء اور ان کے خلفاء برحق کی نسبت یہ خیال پیدا ہو جائے کہ خدا کو مانکر انکے ماننے اور اطاعت کرنے کی کیا حاجت ہے؟ اور اسے وہ اپنی جہالت سے عین توحید قرار دے۔ تو ہر ایک دانا اور دور اندیش سمجھ سکتا ہے کہ ایسے شخصوں کے یہ زہریلے خیالات اپنے نتائج کے لحاظ سے کیسے خطرناک اور ہلاکت خیز ہونگے گو وہ کسی کو بادی النظر میں کتنے ہی معقول و خوشنما معلوم ہوں۔ اور مومن کو ان سے بچنے میں کہاں تک دینی غیرت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ تا کہ نقصان ایمان اور حبط اعمال کے وبال سے محفوظ رہ سکے۔

خلاصہ کلام یہ کہ دشمن بہ لباس دوستی کے مہلک اثرات سے امن میں رہنے کی احتیاج بلحاظ اپنی اہمیت کے اعداء ظاہری کے شر سے بچنے کی نسبت کہیں زیادہ ضروری ہے۔ جو شخص اس بارہ میں پوری پوری احتیاط اور مومنانہ حمیت و غیرت سے کام نہیں لیتا وہ ہر وقت معرض خطر میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کو ایسے خطرات سے حفظ و امان میں رکھے آمین!

زنہار از قرین بد زنہار

خدا تعالیٰ اگر ہے اور ضرور ہے

اس کے انبیاء اگر برحق ہیں اور یقیناً ہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تمام نبیوں کے سردار ہیں نیز جامع جمیع کمالات نبوت۔ اور لاریب ہیں۔ پھر اگر مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خدا تعالیٰ کا ہی مامور برحق بنبوت کا وہی موعود چودہوین کا چاند۔ اور جناب ختمی مآبؐ کا وہی بروز اتم ہے جس کے ظہور پاک کی اس پُرفتن زمانہ کے لئے پختہ خبر دیگئی تھی جو بلا اک ذرہ برابر شک وشبہ کے

ہے اور ضرور ہے

تو ان سب باتون کے ساتھ لامحالہ یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اس نبی اللہ کے مدارج عالیہ بھی حرف بحرف وہی ہیں جنکا اس کی نسبت وعدہ تھا چنانچہ قرآن کریم اسے رسول عربی و فداہ نفسی کا ہی بعث آخر قرار دیتا ہے اور حضور پر نور نے بھی بڑے زور سے مسیح موعود ہیں اور اپنے میں نہایت شدید مناسبت ومشابہت بتلائی ہے۔ اب جو لوگ بظاہر مسیح موعودؑ کو مانکر آپؑ کے درجات کو گھٹاتے اور اک معمولی مجدد کا درجہ دیکر ہون اور اس لغو حیلے سے اغیار کو اپنا حامی کار بنانا یا خود ہی انکی کثرت میں مدغم ہونا چاہتے ہون کیا وہ جماعت کی عزت عظمت اور اس کی امتیازی خصوصیات کے خیر سگال ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ لہذا جماعت کی خیر و فلاح اسی میں ہے کہ ایسے لوگون کی صحبت اور ان کے خیالات سے دور ونفور رہے۔ اور جب یہ باتین صریحاً سلسلہ کو تباہ کرنے والی ہیں اور یہی منکرین مہدیؑ کا عین منشا ہے۔ تو کوئی سچا اور مخلص احمدی ہرگز ہرگز ایسی باتون کا روادار نہیں ہو سکتا

نوبت بانیجا رسید

موٹی سے موٹی عقل کا آدمی بھی باسانی سمجھ سکتا ہے کہ جب تک کوئی قوم ایک امام کے تابع نہو اپنے مرکز سے وابستہ نہ رہے اور اس کے ساتھ گہرا مخلصانہ تعلق نہ رکھے اس کا شیرازہ جمعیت ہرگز پراگندہ ہونے سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد پایا تمام جماعت کے متفقہ امام حضرت احمدؐ پاک علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور آپ کا مسکن مبارک خود خدا کا مقرر کردہ حرم محترم جس پر آسمان سے نور نازل ہوا۔ جسے وحی الٰہی نے صراحتہً مرجع خلائق ٹھرایا لیکن چند بے وجوہ غلط مدعیان احمدیت کا اک مختصر سا جتھا ہے کہ آج اسی دار الامان مہدیؑ کو ظلمت کدہ یا اندھیر نگری بتلاتا ہے۔ محض اس لئے کہ غرض اسود معاندین خلافت کے منصوبے اس میں سرسبز ہو سکے تو کیا (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ کی ساری بشارتین محض جھوٹے وہم دلاسے تھے؟ استغفر اللہ۔ ان لوگون کے ایمان۔ اسلام اور احمدیت کا اسی سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ صریح نصوص قرآنیہ کی بزرگتا بھی اپنی مزعومات کی خاطر بالکل بالائے طاق رکھدی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر حضرت احمد نبی اللہ کے کلمات طیبات اور آپؑ پر نازل شدہ الٰہی الہامات کی اب ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رہی تو کیون نہیں صاف صاف کہدیتے کہ ہمیں مسیح موعودؑ سے کچھ سروکار نہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائے اور حق و باطل کی سمجھ دے۔

احمدی جماعت بے بصیرت نہیں

خلافت حقہ ثانیہ کی تائید میں جو بیشمار زبردست دلائل عقلی و نقلی اس وقت تک پیش کئے گئے۔ ان کا مخالفین سے تا حال کوئی معقول و مسکت جواب نہیں بن پڑا۔ محض سخن پروری و حق پوشی سے شور مچائے جانا اور طوفان بے تمیزی برپا کر کے مجنون بن کی جہالت منا تے رہنا اور بات ہے لیکن اوچھے ہتھیار کہان تک کام دے سکتے ہیں؟ آخر نا خدا ترسی و جہالت کے یہ تیر بھی سارے ختم ہو گئے اور ترکش بالکل خالی رہ گئے تو گو پہلے بھی افترا پردازیون میں کمی نہیں کی گئی لیکن اب پھر نئے سرے سے یہ شیوہ اختیار کیا گیا ہے کہ طرح طرح کے بے بنیاد بہتان باندھکر اور نئے سے نئے دل آزار اتہام لگاکر افراد جماعت کو بدظن کرنے اور مرکز سلسلۂ عالیہ کی وقعت واہمیت دلون سے مٹانیکی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن بفضل خدا جماعت ایسی بے بصیرت نہیں ہے کہ مخالفین کا صاف وصریح بغض وعناد دیکھتے ہوئے بھی ان کی مفتریات کو غلط فہمی پر مبنی سمجھے یا صدق و اخلاص ہی پر محمول کرتی رہے۔ ہمیں امید ہے ہمارے احباب خوب جانتے ہونگے کہ اس وقت جو خاص طور پر نظر عنایت مبذول ہو رہی ہے یہ اصل میں جلسہ سالانہ کو نا کام دیبے رونق کرنے کے سارے منصوبے ہیں جو خدا چاہے یقیناً ناکامی ونامرادی کا منہ دیکھینگے خدا جس کام کو سنوارنیوالا ہو۔ کوئی ہے جو اسے بگاڑسکے حاشا وکلا۔ احمدی دوست اس دقیق کے پردہ میں سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور ہمیں خدائے کریم و کارساز کے بھروسہ پر بکلی اطمینان ہے کہ وہ دشمن بہ لباس دوستی کی ملمع کاریون سے ہرگز دھوکے مین نہ آئینگے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش۔ من انداز قدت را می شناسم

خاص مستعدی و اخلاص دکھلانے کا وقت ہے

منارۃ المسیح کی تعمیر اور جلسہ کی ضروریات میں اس وقت مالی امداد کی سخت ضرورت ہے۔ پھر ترجمۃ القرآن انگریزی کی فروخت واشاعت بھی نہایت اہم کام ہے پس احمدی دوستون کو اس وقت کمر ہمت باندھکر غیر معمولی مستعدی وہمت سے ان خدمات دین میں ہاتھ بٹانا چاہئے اس بارہ میں آئندہ ایک ضروری مضمون مرقومہ اخویم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب درج اخبار ہوگا امید ہے کہ احباب اسے پوری توجہ سے پڑھینگے۔ اور تمام ممکن ذرائع سے بالاتفاق اس پر کاربند ہونے کی کوشش کرینگے۔

عازمان قادیان

مطلع رہیں کہ جلسہ کی تاریخین ۲۶-۲۷ و ۲۸ دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ چندہ جلسہ فنڈ و منارہ فنڈ کی بعجلت ترسیل کے علاوہ اس کی بھی سخت ضرورت ہے کہ ہر جگہ کی جماعت سے جس قدر احباب آنیوالے ہوں ان کی ٹھیک تعداد سے بلا توقف منتظم مکانات قادیان کے پتہ پر اطلاع دیں ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح علیہ السلام

صداقت مسیح موعود علیہ السلام

مادی ترقی کا طریق ہر ترقی کی ابتدائی حالت ادنیٰ ہوتی ہے اور انتہائی حالت اعلےٰ اور کمال کی حالت کہلاتی ہے مثلاً ایک درخت جب اس کی کونپل نکلتی ہے اس وقت اس کی ترقی کی وہ ابتدائی حالت ہوتی ہے۔ اور جس وقت وہ ترقی کرتے کرتے انتہائی درجہ کو پہنچ جاتا ہے اس وقت وہ کامل درخت کہلاتا ہے اسی طرح انسان کی جسمانی پیدائش کو دیکھو تو۔ تم پاؤ گے اس کی ترقی کی ابتدائی حالت نطفہ ہوتی ہے جس سے بڑھتے بڑھتے انسان کی صورت شکل کا حرکت کرنیوالا بچہ بن جاتا ہے ظلمات ثلاث سے نکلکر روشنی میں قدم رکھتا ہے تو دنیاوی ترقی کا اس کا وہ پہلا دن ہوتا ہے جس سے بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھجاتا ہے کہ کامل انسان کہلاتا ہے اس کا ہر عضو اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ یہی حالت تمام ترقی کرنیوالی چیزوں کی ہے کہ ایک ان کی ابتدائی ترقی کی ادنیٰ حالت ہوتی ہے اور ایک ان کی ترقی کی انتہائی اور کمال کی حالت ہوتی ہے۔

پہلی تاریخ کے چاند کو ہی دیکھو بہت سے آنکھ والوں کی نظروں سے بھی پوشیدہ رہتا ہے لیکن ترقی کرتے کرتے ایک وہ وقت آتا ہے کہ بدر کہلاتا ہے تھوڑی سی بینائی رکھنے والا بھی اس کو دیکھ سکتا ہے۔

خداتعالےٰ نے روحانی ترقیات کا بھی وہی قانون رکھا ہے جو کہ اس نے جسمانی اور مادی ترقیات کے لئے رکھا ہے۔

روحانی ترقی کے مدارج پس خداتعالیٰ نے انسان کی روحانی ترقی کی بھی ادنیٰ اور اعلیٰ حالت رکھی ہے۔ جیسے کہ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین ادنیٰ حالت روحانی ترقی کی یہ ہے کہ انسان صالح بنجاتا ہے اور اعلیٰ حالت میں نبی جسکو قرآن نے پھر تین درجوں پر منقسم کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجات کہ ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر ہمنے فضیلت دی ہے اس طرح کہ بعض کیساتھ ہمنے کلام کیا اور بعض کو درجات میں علو بخشا یہاں کلام سے مراد شریعت اور احکام کی کلام مراد ہے یعنی بعض کو ہمنے یہ شرف بخشا کہ انکو شریعت دی گئی اور بعض کو بغیر شریعت دیئے نبوۃ کا درجہ بخشا جو اپنے سے پہلے شرعی نبی کے احکام پر خود بھی چلتے تھے اور دوسروں کو بھی چلاتے تھے جیسا کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی شریعت پر چلتے تھے اور اسی کی شریعت پر لوگوں کو بھی چلانیکا انکو حکم تھا اسیواسطے ایک موقعہ پر حضرت موسےٰ نے حضرت ہارون کو ڈانٹتے ہیں قال یٰھارون ما منعک اذ رأیتہم ضلوا الا تتبعن افعصیت امری۔ موسیٰ نے کہا اے ہارون جب تو نے انکو گمراہ ہوتے دیکھا تو کس چیز نے میری اتباع سے تجھے روکا کیا تو نے میری حکم عدولی کی۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ موسیٰ آمر ہیں اور ہارون مامور۔

الغرض اگر شریعت کی کلام کے سوا اور کلام الہام وغیرہ لئے جائیں تو پھر معنے غلط ہو جائینگے ایسی صورت میں یہ معنے ہو جائینگے کہ بعض کو بعض نبیوں پر ہمنے فضیلت دی اس طرح کہ بعض کے ساتھ ہمنے کلام کیا اور بعض کے ساتھ کلام تو نہیں کیا لیکن ان کے درجات میں انکو ترقی بخشی حالانکہ نبی ہوتا وہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ کے مکالمہ کا شرف حاصل ہو خود نبی کا لفظ ہی اس مفہوم کو ظاہر کر رہا ہے۔

ختم الرسل کا سب سے بڑا درجہ لیکن آنحضرت صلعم کو خداتعالےٰ نے ان دونوں مرتبوں سے بڑھکر ایک مرتبہ بخشا ہے جو ترقی کا انتہائی درجہ ہے اور وہ درجہ نہ کسی نے آپ سے پہلے حاصل کیا اور نہ آپکے بعد کوئی وہ درجہ پا سکتا ہے چنانچہ خداتعالےٰ فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما۔ خداتعالیٰ نے انسان کے وجود میں دو سلسلے رکھے ہیں ایک جسمانی اور دوسرا روحانی چونکہ روحانی سلسلہ جسمانی سلسلے پر زیادہ فضیلت اور عظمت رکھتا ہے اس لئے روحانی رشتہ داروں کو بھی جسمانی رشتہ داروں پر فضیلت ہے اسی لئے رسول اللہ نے فرمایا کہ تم مومن نہیں ہو سکتے جبتک کہ اپنے والدین اور قریبیوں سے زیادہ مجھکو عزیز نہ سمجھو۔ پس خداتعالیٰ اس آیہ کریمہ میں فرماتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر تو مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن اس سے بڑھکر روحانی طور پر تمام نبیوں کا باپ ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ہے اور رسول بھی وہ کہ خاتم النبیین ہے خاتم النبیین کا مرتبہ اس کو اس لئے بخشا کہ ہمارے علم میں صرف یہی شخص اس عہدے کا مستحق تھا۔ کیونکہ ہم ہر چیز کے ذرے ذرے کا علم رکھتے ہیں پس ہمارے علم میں محمد ہی ایک فرد کامل تھا جس کو یہ ترقی کے کمال کا عہدہ دیا گیا۔

ختم نبوۃ کے معنے لیکن افسوس ہمارے مخالف متعصب مولویوں پر کہ انہوں نے آپکے اس عہدے کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے کہ بجائے اس کے آنحضرت کی عزت اور عظمت ظاہر ہو آپ کی مذمت اور ہتک لازم آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آپ ختم کرنیوالے ہیں نبیوں کے آپکے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا اول تو خاتم النبیین کا یہ مفہوم بنانا ہی محاورہ کے بالکل خلاف ہے کیونکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ رستم پر بہادری ختم ہوگئی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ رستم کے بعد کوئی بہادر ہوا ہی نہیں یا رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجدی آخر المساجد تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد نہیں بنانی چاہیئے یا نہیں بنی علاوہ اس کے سب سے پیچھے آنا کوئی فضیلت کی بات ہے کہ مولویصاحبان اس پر اس قدر زور دیتے ہیں۔

اس امت میں نبی نہ ہونا آنحضرت صلعم کی ہتک ہے ہمارے مخالف مولویصاحبان اس کا جو مفہوم لیتے ہیں اگر بفرض محال وہی تسلیم کر لیا جائے تو پھر آنحضرت صلعم پر سخت ناجائز الزام آتا ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے انبیاء کے مبعوث کرنیکو تمام انعاموں سے بڑا انعام ٹھہرایا ہے جیسا کہ فرمایا ہے واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا الآیہ سلطنت وغیرہ انعاموں سے نبوۃ کے انعام کو مقدم رکھا ہے پس آنحضرت تو رحمۃ للعالمین ہو کر آئے تھے ان کے آنے سے انعامات میں ترقی ہوتی (جیسے کہ ہوئی) نہ کہ سب سے بڑا انعام جس کا دروازہ پہلی امتوں پر کھلا ہوا تھا اس خیر رسل کی بعثت سے اس امت خیر امم پر اس کا دروازہ بالکل مسدود ہی کر دیا گیا حتے کہ

جس وقت آپ کی امت یہودیوں کے قدم بقدم چلکر یہودی بن جائیگی تو اس وقت ان کی اصلاح کے لئے بھی وہ پرانا ہی عیسیٰ آئیگا اور آنحضرت صلعم پر احسان کریگا کیونکہ آپ کی امت میں اگر لیاقت ہے تو صرف یہودی بننے کی عیسیٰ بننے کی کوئی لیاقت نہیں رکھتا اس لئے ضرورت پڑی کہ حضرت موسےٰ کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو یہودیوں کے غلبہ پالینے کی وجہ سے بزعم ہمارے مخالف مولویصاحبان کے آسمان پر اٹھائے گئے تھے کہ کہیں یہودی انکو قتل نہ کریں دوبارہ آنحضرت کی امت کے یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا جائے مگر ہمارے مخالف مولویصاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ دوبارہ آئے تو پھر انکو وہی شکل پیش آئیگی جو پہلی بعثت میں پیش آئی تھی کیونکہ اس وقت ہلاکت انسانی کے ایسے ایسے سامان پیدا ہوگئے ہیں کہ پہلے یہودیوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھے اگر کہو کہ رسول اللہ کی امت میں بڑے بڑے ولی اور بزرگ پیدا ہوئے تو میں کہتا ہوں کوئی ایک بزرگ بھی ایسا ہوا جس نے حضرت عیسیٰ کا مرتبہ پایا ہو یا حضرت یحییٰ یا الیاس کے برابر ہو۔ ان کی تو اتنی عزت بارگاہ الٰہی میں ہے کہ ان کا منکر خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر ہوتا ہے اور اگر ولیوں اور بزرگوں کے لحاظ سے موسوی سلسلہ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں پر وحی نازل ہوتی تھی اور وہ متلو فی القرآن ہے جیسے واذ اوحیت الی الحواریین آلایۃ بلکہ اس سلسلہ میں تو عورتیں بھی ایسی نظر آتی ہیں جن پر وحی نازل ہوئی جیسے واوحینا الی ام موسیٰ آلایۃ پس اس امت کے لئے کیا ماتم کا مقام ہے کہ پہلا نیکو تو خیر امم اور حقیقت اور قابلیت دیکھی جائے تو سوائے یہودی بننے کے اور کوئی قابلیت نہیں۔

اگر روحانی مدارج کسی نے طے کئے بھی تو نبوۃ کا درجہ کوئی بھی حاصل نہ کر سکا حالانکہ موسوی سلسلہ میں ایک نہیں دو نہیں وجعل منکم انبیاء سینکڑوں نبی پیدا ہوئے

نبیوں کی مہر سے کیا مراد ہے

پس یقیناً ہمارے مخالف مولویصاحبان نے خاتم النبیین کے معنے سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے آپ خاتم النبیین ہیں مگر ان معنوں میں کہ آپکا وجود باوجود مہر نبیوں کی جو شخص آپکے قولی اور فعلی نمونہ کو کامل طور پر اپنے اندر پیدا کریگا اور اتباع اور اطاعت میں ایسا صراط مستقیم پر چلیگا کہ ایک قدم بھی ادھر ادھر نہ ہوگا۔ ایسے شخص کی نبوت پر آپ کا وجود باوجود ایک مہر ہے کیونکہ سرکاری مہر دوں کے لئے ضروری ہے کہ کاغذات بھی ہوں ورنہ مہروں کا بنانا ہی لغو ٹھہریگا پس جس صورت میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو نبیوں کی مہر قرار دیا ہے تو ضرور ہے کہ اس رتبہ میں نبی بھی ہوں جو آپ کی اتباع اور آپ کی تصدیق سے نبوۃ کا درجہ حاصل کریں۔ جیسا کہ محاورہ میں ہم بولتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ بات کہکر اپنے اس قول پر مہر لگا دی ہے یعنی اپنے منہ سے اس کی تصدیق کر دی ہے یہی مطلب اس آیہ کریمہ کا ہے۔

انعم اللہ علیہم کی معیت سے کیا مراد ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ جو شخص اللہ کی اطاعت کرے اور الرسول کی یعنی حضرت نبی کریم کی (ومن یطع اللہ ورسولہ نہیں فرمایا) وہ حسب مراتب نبیوں میں صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین میں شامل ہو سکتا ہے اگر اس معیت کے معنے شمولیت کے نہ لئے جائیں تو پھر اس امت کے ہاتھ میں صرف یہودیت ہی رہجائیگی کیونکہ پھر تو صدیقوں میں بھی کوئی شامل نہ ہو سکیگا شہداء اور صالحین میں بھی نہ ہو سکیگا کیونکہ سب مدارج کا عطف نبیین پر ہے۔ جب نبی کوئی نہیں بن سکتا تو صدیق شہید اور صالح بھی کوئی نہیں بن سکتا کیونکہ معطوف معطوف علیہ ایک حکم میں ہوتے ہیں الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولئک مع المومنین۔ میں بھی یہی مشکل پڑیگی کہ اب کوئی مومنوں میں بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر توفنا مع الابرار کے بھی یہی معنے کرنے پڑینگے کہ آپ ہمکو ابراروں میں شامل نہ کرنا لیکن جس وقت تو نیکوں کی روح قبض کرنے لگے اس وقت ہماری بھی صرف روح قبض کر لینا صحبت باری کے لئے بعض لوگ پیش کر دیتے ہیں کہ تب تو ان اللہ مع المحسنین کے یہ معنے ہونگے کہ خدا بھی انسان بن جاتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہاں پر نوعیت بدل گئی ہے اور تمام انبیاء کا متفقہ مسئلہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمام خوبیوں کا جامع ہے اور ہر عیب سے منزہ ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ خدائی سے تنزل کر کے انسانیت اختیار کرے پس جہاں پر خدا اور انسان میں معیت مذکور ہوتی ہے وہاں وہ الٰہی نصرت اور امداد مراد ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے نبوت وغیرہ تو انسان کی روحانی ترقیات کے مدارج رکھے ہوئے ہیں جن کو انسانوں نے اسی اپنی قابلیت کے مطابق حاصل کیا اور کرینگے اگر یہ دروازہ مسدود ہوتا تو خدا تعالیٰ ہم کو الحمد میں صراط الذین انعمت علیھم کی دعا لغو اور بیفائدہ کبھی نہ سکھلاتا جو رات دن میں قریباً تیس ۳۰ بار پڑھی جاتی ہے اور وہ منعم علیہم جن میں شامل ہونے کی دعا سکھلائی گئی ہے وہ نبیوں کا گروہ ہے یا صدیقوں شہیدوں اور صالحین کا اور یہودیوں میں شامل ہونے سے اس دعا میں پناہ مانگی گئی ہے تاکہ پہلے یہودیوں کی طرح جنہوں نے اپنے مسیح کا انکار کیا اور لعنتی ہوگئے ایسا نہ ہو کہ ہم اس امت محمدیہ میں جو یہودی پیدا ہونے والے ہیں ان میں شامل ہو جائیں اور جو مسیح ان کی طرف آنیوالا ہے اس کے انکار سے لعنتی ہو جائیں۔

مسیح محمدی کو کب پیدا ہونا تھا۔

قرآن کریم میں آیت استخلاف سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ سے جتنے عرصہ بعد مسیح ناصری پیدا ہوئے نبی کریم کے بعد بھی محمدی مسیح اتنے ہی عرصہ کے بعد پیدا ہونا چاہیئے تاکہ لفظ کما کا مفہوم پورا ہو چنانچہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ سے تیرہ سو برس بعد چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے اسی طرح حضرت نبی کریم سے تیرہ سو برس کے بعد چودھویں صدی کے سر پر مسیح محمدی مبعوث ہوئے

(۲) قرآن کریم کی اس آیت سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح محمدی چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والا ہے۔ یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً۔ نبی کریم کو اس آیہ میں روحانی سراج کہا ہے پس والشمس وضحھا والقمر اذا تلھا کے ماتحت

کوئی روحانی قمر بھی ہونا چاہیئے جو کہ روحانی سورج محمد مصطفےٰ صلعم سے روشنی حاصل کر کے دنیا کو اپنے نور سے منور کرے چونکہ نبی کریم کے بعد نبوۃ وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو آپ کا کامل متبع ہو اور آپ کے تمام کمالات کو اپنے اندر لے اس واسطے چودھوین صدی سے پہلے جس قدر مصلح پیدا ہوئے وہ مجدد کہلائے نبوۃ کا منصب انہوں نے نہ پایا کیونکہ سورج سے کامل طور پر روشنی حاصل کرنے والا چودھوین تاریخ کا چاند ہوتا ہے اسی طرح نبی کریم کے بعد ہر صدی پر روحانی چاند طلوع ہوتے رہے مگر وہ نبی کریم کے تمام کمالات اپنے اندر نہ لینے کی وجہ سے نبی نہ کہلائے حتی کہ روحانی چاند کے طلوع کی چودھوین تاریخ یعنی چودھوین صدی آگئی پس اس میں اپنے سورج سے کامل روشنی حاصل کر کے چاند نے طلوع کیا اور بوجہ کامل نور حاصل کرنے کے نبی کہلایا اس مفہوم کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون ۔ کہ کافر چاہتے ہیں اور چاہینگے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے نور کو مٹا دیں لیکن اللہ اس اپنے نور کو پورا کریگا اگرچہ کافر ناپسند کریں دوسری جگہ قرآن میں آیا ہے۔ هو الذی جعل الشمس ضياء والقمر نورًا اس آیت میں خدا تعالیٰ نے سورج کی روشنی کا نام ضیاء رکھا ہے اور چاند کی روشنی کا نام نور رکھا ہے پس متم نورہ میں جو وعدہ ہے وہ روحانی چاند کے نور تکمیل کا وعدہ ہے اور وہ چودھوین تاریخ کو ہی کامل ہوتا ہے چونکہ روحانی چاند صدی کے سر پر طلوع کرتے ہیں اس واسطے روحانی سورج سے کامل طور پر روشنی حاصل کرنیوالا روحانی چاند چودھوین صدی کے سر پر ہی پیدا ہونا چاہیئے تھا چنانچہ پیدا ہو گیا۔

دوسرے خلفاء کیوں نبی نہ کہلائے

یہاں پر ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جس صورت میں محمدی سلسلہ کو بنص قرآن کریم موسوی سلسلہ سے مشابہت ہے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت نبی کریم کے درمیان اور مسیح محمدی کے درمیان کوئی نبی نہیں پیدا ہوا حالانکہ حضرت موسیٰ اور مسیح موسوی کے درمیانی زمانہ میں سینکڑوں نبی پیدا ہوئے اس لئے محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے کم رہا کیونکہ کسی قوم کے جس قدر زیادہ افراد معزز عہدوں پر ہوں اسی قدر وہ قوم زیادہ معزز کہلاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے موسوی سلسلہ افضل ٹھہرتا ہے اور امت محمدیہ خیر امم کہلانے کی بھی مستحق نہیں ٹھہرتی پس اس کا جواب یہ ہے۔

اول چونکہ پہلے زمانے میں تمدن اور معاشرت کے سامان اس قدر وسیع پیمانہ پر نہیں تھے کہ ایک نبی تمام دنیا کو تبلیغ کر سکتا اس واسطے اس وقت ضرورت تھی کہ مختلف ملکوں مختلف قوموں میں الگ الگ نبی بھیجے جاتے تاکہ سب کو تبلیغ ہو سکے اس واسطے اس وقت ایسے نبی کی ضرورت تھی جو جامع جمیع کمالات نبوۃ ہو کیونکہ خاص قوموں اور ملکوں کیطرف مبعوث ہوتے تھے اس واسطے اس قوم کے اور ملک کے مناسب حال نبیوں میں خاص خاص خوبیاں رکھی جاتی تھیں جو کامل نبوۃ کا جز ہوتی تھیں اس کی ایسی مثال ہے جیسے کہ پہلے چھوٹی ریاستوں کے مالک بھی بادشاہ کہلاتے تھے حتے کہ ہندوستان میں کئی حکومتیں قائم تھیں لیکن جب حکومت وسیع ہو گئی تو اب وہ ریاستوں والے بادشاہ اپنے آپکو نہیں کہہ سکتے پس اسوقت نبی کریم کی نبوۃ کافۃ للناس ہونیکی وجہ سے آپ کی امت کے مجددین نبی نام نہ رکھا سکے حالانکہ جس طرح پہلی امتوں میں نبی خاص خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے آپ کی امت کے مجددین بھی خاص خاص قوم کی طرف مسلمانوں میں مبعوث ہوتے رہتے تھے کہ انہوں نے پہلے نبیوں سے بڑھ بڑھکر کام کئے اور روحانی فائدہ پہنچایا لیکن پہلے چونکہ حضرت موسیٰ کی نبوت کافۃ للناس نہیں تھی جو ریاستوں کے مالکوں کو بادشاہ کہلانیکی مانع ہوتی اس واسطے وہ بادشاہ یعنی نبی کہلائے لیکن نبی کریم کی نبوت کافۃ للناس ہونے کی وجہ سے باوجودیکہ آپ کی امت کے مجدد پہلے انبیاء کے کمالات اور خوبیاں اپنے اندر رکھتے تھے نبی نہ کہلائے بلکہ مجدد یعنی نواب، کہلائے لیکن موسوی سلسلہ سے مشابہت اور مماثلت قائم رکھنے کے لئے محمدی سلسلہ کے چودھوین صدی کے سر پر بھی ایک مسیح پیدا کیا اور اسے نبی کا خطاب دیا گیا چونکہ نبی کریم جامع کمالات ہونے کی وجہ سے کافۃ للناس نبی تھے اس واسطے چودھوین صدی کا مسیح محمدی بھی جامع کمالات ہونا چاہیئے تھا کیونکہ چودھوین تاریخ کا چاند سورج کی روشنی پورے طور پر اپنے اندر لیتا ہے پھر چونکہ محمدی مسیح کی نبوت اور کمالات کا دارو مدار آنحضرت صلعم کے وجود باوجود پر ہے اس واسطے وآخرین منھم کی آیت میں مسیح کی آمد کو اپنی آمد قرار دیا ہے اور واذا الرسل اقتت کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح نبی کریم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں یعنی جو جو کمالات ضرورت کے مطابق الگ الگ طور پر مختلف انبیاء کے وجود میں پائے جاتے تھے آپ تنہا ان سب کمالات کے وارث تھے گویا آپ کا وجود گذشتہ تمام انبیاء کے قائم مقام تھا اسی طرح چودھوین صدی محمدی کے مجدد نے نبی کا نام کامل اتباع کیوجہ سے پایا اور قائمقام تمام گذشتہ انبیاء کے ہوا۔ پس آنحضرت کے بعد اور مسیح محمدی سے پہلے کسی نبی کے مبعوث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس سلسلہ کے اول میں نبی کریم تمام انبیاء گذشتہ کے قائمقام مبعوث ہوئے اور ان کا تمام دنیا کی طرف مبعوث ہونا بھی ثابت کر رہا ہے کہ وہ تمام گذشتہ انبیاء کے قائمقام ہیں کیونکہ پہلے انبیاء اپنی اپنی قوموں کی طرف مبعوث ہوتے تھے آنحضرت میں خدا تعالیٰ نے وہ کمالات رکھے کہ آپ تنہا تمام دنیا کو فیض پہنچا سکتے تھے اگر کہا جائے کہ خدا نے پہلے ایسا جامع کمالات کا نبی کیوں نہیں پیدا کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس صورت میں تمدن اور معاشرت کے سامان مفقود تھے دور و دراز ملکوں میں تعلق پیدا کرنا مشکل امر تھا یہ تو گویا ایک پرائمری سکول میں بی۔ اے اور ایم۔ اے کو معلم بنانا ہے حالانکہ معمولی تعلیم یافتہ بھی اس سکول کو چلا سکتا ہے اور اس سلسلہ کے آخر میں مسیح موعود بوجہ نبی کریم سے کامل انوار حاصل کرنے کے جامع کمالات اور قائمقام

تمام گذشتہ انبیاء کے ہیں کیونکہ جو حالت متبوع کی ہے وہی حالت کامل تابع کی ہے فرق یہ ہے کہ تابع کے کمالات اور خوبیوں کا دار و مدار متبوع پر ہے اس سے اگر نور ملے تو ظلمت سے بڑے بس آنحضرت کی شان کا بھی اس سے پتہ لگتا ہے۔ چودہویں صدی کے سر پر ایک ہی خدا کا برگزیدہ مرزا غلام احمد ہے جو خدا تعالیٰ سے وحی پا کر مبعوث ہوئے ورنہ بتاؤ اور کس نے خدا سے وحی پا کر دعویٰ کیا اور کس نے نبوت کے کام کو سرانجام دیا اور کس نے تمام ادیان پر اسلام کو غالب کر دکھایا حالانکہ اس چودہویں صدی کے سر پر ضرور روحانی بدر کو طلوع کرنا تھا۔ پس الٰہی وعدے سچے ہوتے ہیں کوئی مذہب نہیں جو حضرت مرزا صاحب کے وار کی تاب لا سکا ہو۔ مگر افسوس ان لوگوں پر جو ابتک سیدنا مرزا صاحب کی شان اور عظمت کو نہیں سمجھے اور انکار پر کمربستہ ہیں وہ یاد رکھیں کہ ایک دن حضرت مرزا صاحب کا یہ شعر انکو ہزار ہزار آنسو رلائیگا۔ ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

مگر گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ کے مصداق ہونگے اور کف افسوس ملینگے اب بھی وقت ہے کہ چودہویں کے چاند کی روشنی سے فائدہ اٹھاؤ اور ظلمت کے گڑھوں سے نکلو تا نجات پاؤ۔ والسلام علے من اتبع الہدیٰ ؛

حافظ جمال احمد
(قادیان)

تازہ خبریں

یونانی حلقوں میں تسخیر مناستر سے ناراضی پھیلتی جاتی ہے۔ خبر گرم ہے کہ روسی بلغاریہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ سرویہ کی شمالی و جنوبی افواج محفوظ ہیں مناستر کے جنگی جوان غالباً انگلش فرنچ سپاہ میں شامل ہو جائینگے۔ گورنمنٹ یونان نے یقین دلایا ہے کہ سربی جمعیت بے ہتھیار ہونے دیجائیگی کناڈا میں افواج برطانیہ کی کمک کے لئے زور شور سے بھرتی ہو رہی ہے۔ عنقریب اس کی تعداد ۲½ لاکھ تک پہنچنے والی ہے۔ جنگی اغراض کے لئے دس کروڑ ڈالر کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ جس کا بڑا حصہ فراہم ہو چکا ہے۔ بلقان کے میدانوں میں اس ہفتہ بلغاریہ کا نقصان عظیم ہوا اور دول متحدہ کی لائن کو تقویت پہنچی۔ جرمنی میں اسلحہ سازی کا ایک کارخانہ اڑ گیا اور بڑا بھاری نقصان اس ناگہانی حادثہ کی وجہ سے ہوا۔ کئی سو جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ روسی محاربہ میں بمقام سکی ایک اور فتح ہوئی اور دشمن کو نقصان اٹھانا پڑا۔

اطالین اور آسٹری مراسلات سرکاری سے پایا جاتا ہے کہ موسمی شدائد کے سبب اطالوی محاذ پر جنگ کا زور کچھ دھیما پڑ گیا ہے۔ مگر اطالوی حملے موقوف نہیں ہوئے ہیں۔ اٹلی والوں نے چند مقامات پر مزید پیشقدمی بھی کی ہے۔ گوزیریا کے قریب بلندیوں پر خصوصیت سے خونریز لڑائی ہوئی جہاں اطالوی حملہ آور مسلسل نو شبانہ روز تک بلا مزاحمت آگے بڑھتے چلے گئے حالانکہ طوفان شدید ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آتا رہا جو انتہائی برفباری سے بھی زیادہ ہولناک بیان کیا جاتا ہے۔ اور جس سے جان بچانے کے لئے آدمیوں کو اوندھے منہ لیٹ جانا پڑتا ہے۔ اس طوفان میں کئی سنگین حادثے بھی ہو گئے۔

مدوما کے پیام برقی (۵ دسمبر) میں اس مضمون کا سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ ایک شدید مقابلہ میں غنیم اطالوی لائنوں کے اندر آ داخل ہوا تھا مگر پسپا کر دیا گیا پھر ایک دست بدست جنگ سخت ہوئی جس میں دشمن کو ۵ سو لاشیں اور ۱۲۱ قیدی چھوڑ کر بھاگنا پڑا سلانیک کی تار خبر ہے کہ سرویوں نے مناستر جمعرات کے دن خالی کر دیا تھا مگر اپنے افسروں کے احکام کے ماتحت کہ بلغاریوں کے دباؤ سے۔ یہ بھی خبر ہے کہ آسٹری اور جرمن مناستر میں داخل ہو گئے اور آسٹری جھنڈا بلند کر دیا۔ برطانی امیر البحر ٹروبرج جو بلغراد کی کمان پر تھا۔ سقوطری پہنچ گیا ہے۔ پایۂ تخت یونان کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مناستر میں دشمن کی کوئی افواج داخل نہیں ہوئیں بلکہ صرف جرمن آسٹری کا اور بلغاری افسر داخل ہوئے ہیں برطانی بیڑہ پر بلغاریوں نے سٹرومنٹزا کے محاذ پر شیل گولوں کی بوچھاڑ شروع کی تھی مگر برٹش توپوں نے انہیں خاموش کرا دیا۔

ایک سوال اور اس کا جواب

سیدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال رسالہ القول الفصل سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر ظاہر فرمایا ہے کہ حضور خلیفہ ہیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے بارہا حضور پر ظاہر فرمائی ہے اس پر عارض ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے بتانے کے تین طریق ہیں۔ الہام۔ کشف۔ رؤیا صالحہ حضور پر جو یہ بات ظاہر ہوئی ہے تو آیا ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریق پر ہوئی ہے یا خدا کے بتانے کے کوئی اور معنے ہیں اور یہ جو تشحیذ الاذہان جلد ۱۰ نمبر ۱۲ میں شائع ہوا ہے کہ

یہ بھی یاد رہے کہ اللہ کا بتانا اور اللہ کی وحی میں عموم و خصوص کی نسبت ہے بتانا تو یوں ہو کہ مثلاً کسی آیت قرآنی سے آپ کی خلافت کا ثبوت ہو کسی الہام مسیح موعود سے یہ ثابت ہو کہ آپ خلیفہ ہیں رؤیا میں آپ پر منکشف کیا جاوے کہ آپ خلیفہ ہیں۔

کیا حضور کا مضمون ہے یا حضور کے ارشاد کے ماتحت لکھا گیا ہے؛ کیا خدا کے بتلانے کے تین طریقے جو تشحیذ الاذہان کے اس مضمون میں مندرج ہیں انہیں سے پہلے دو طریقوں میں سے کسی ایک طریق پر اللہ تعالیٰ نے حضور کی خلافت حضور پر ظاہر فرمائی ہے؟ اور القول الفصل میں بھی انہیں دو طریقوں سے ظاہر کرنا مراد ہے یا تیسرا مراد ہے؛

(حضرت فاضل، سید محمد اسحاق صاحب)

جواب پہلے دو طریق تو ایسے نہیں ہیں کہ جن پر انسان دعویٰ سے کہہ سکے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یوں بتایا ہے بلکہ ایسا کہنا تو اللہ تعالےٰ کے بتانے کے طریق کا استخفاف ہے تیسرا طریق ایسا ہے کہ جس پر کہا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے اور اسی طریق کو مدنظر رکھ کر میں نے القول الفصل میں لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میں خلیفہ ہوں مجھے ایک درجن سے زیادہ رؤیا اور بعض الہامات ایسے ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں خلیفہ جماعت احمدیہ